السراجیہ

سوالات

مدرس

حضرت مولانا محمد شہباز ظفر المدنی صاحب

سابعہ مدنی

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال:"السراجیہ" کے مصنف کا کیانام ہے؟

جواب: آپ کانام "محمد بن عبد الرشید" ہے۔ آپ کی کنیت "ابو طاھر" ہے۔ آپ کالقب "سراج الدین" ہے۔ آپ کی نسبت "سجاوندی" ہے۔

مکمل نام:"سراج الدین ابو طاھر محمد بن عبد الرشید سجاوندی" ہے

سوال: آپ کی تاریخ وفات کیا ہے؟

جواب: آپ کی تاریخ وفات "600ھ" ہے۔

سوال:السراجیہ کس موضوع پر کتاب ہے؟

جواب: یہ "میراث" کے موضوع پر کتاب ہے۔

سوال:علم الفرائض کی تعریف لکھیں۔

جواب:**"علم باصول من فقہ وحساب تعرف حق کل من الترکۃ"**

سوال:علم الفرائض کا موضوع وغرض وغایت کیا ہے؟

جواب:**اس کا موضوع** "ترکہ اور وارث" ہے کیونکہ فرضی ترکہ اور اس کے مستحقین کے بارے بحث کرتا ہے اس حیثیت سے کہ قواعد معینہ کے مطابق بطور وراثت ان کی طرف کونسا تصرف پھیرا جائے گا۔

غرض وغایت: حقوق کو حق دار تک پہنچانا۔

سوال:علم الفرائض کی طرف حاجت کی وجہ بیان کریں۔

جواب: ہر وارث کو بقدر استحقاق اس کا حق پہنچانے کے لئے۔

سوال:علم الفرائض کے ارکان کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: اس کے ارکان تین (3) ہیں۔

1. وارث
2. مورث
3. موروث

سوال:علم الفرائض کی شرائط بیان کریں۔

جواب:اس کی تین شرائط ہیں۔(1)مورث کا مر جانا۔حقیقی طور پر،یا حکما جیسا کہ مفقود شخص،یا تقدیرا مر گیا ہو جیسا کہ جنین (یعنی ایسا بچہ جو ماں کے پیٹ میں مر گیا ہو)جس میں دیت ہو

(2)مورث کی موت کے وقت وارث کا زندہ ہونا۔حقیقی طور پر،یا تقدیری طور پر جیسا کہ حمل

(3)اس کی وراثت کا علم ہونا۔

سوال:علم الفرائض کے اصول کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب:اس کے 3اصول ہیں۔

کتاب(2)سنت(3)اجماع

قیاس کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔

سوال:علم الفرائض کی اہمیت پر نبی پاک ﷺ کی حدیث بیان کریں۔

جواب:"تعلموا الفرائض وعلّموھا الناس فانھا نصف العلم"

فرائض کو سیکھو اور اس کو لوگوں کو سکھاؤ پس بیشک یہ نصف علم ہے۔

سوال:علم الفرائض کا حکم کیا ہے؟

جواب:یہ واجب علی الکفایہ ہے۔

سوال:علم الفرائض کو نصف علم کیوں کہا گیا؟

جواب:علم الفرائض کو نصف علم کہا گیا کیونکہ:

انسان کی دو حالتیں ہیں زندگی اور موت اور اس علم کا تعلق انسان کی دو حالتوں میں سے ایک کے ساتھ ہے۔

یا پھر ملکیت کے دو اسباب میں سے ایک کے ساتھ مختص ہے یعنی ملکیت کے دو اسباب ہیں 1اضطراری،2اختیاری۔یہ علم اضطراری کے ساتھ مختص ہے۔

یا پھر ترغیب کے لئے۔

سوال:میت کے ترکہ کے ساتھ کتنے اور کون کونسے حقوق متعلق ہیں؟

جواب:میت کے ترکہ کے ساتھ چار حقوق متعلق ہیں۔

تجہیز و تکفین۔یعنی سب سے پہلے میت کی تجہیز و تکفین سے ابتداء کی جائے گی۔

قرض ادا کرنا۔ تجہیز و تکفین سے جو مال بچے اس تمام سے قرض ادا کیے جائیں گے۔

وصیت کا نفاذ۔ قرض ادا کرنے کے بعد جو مال بچے اس کے ثلث سے وصیت پوری کی جائے گی۔

ورثاء پر تقسیم۔ پھر باقی جو بچے گا اس کو کتاب، سنت، اجماع سے ثابت جو ورثاء ہیں ان پر تقسیم کیا جائے گا۔

سوال:"الاول يبدا بتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولا تقصير"**۔ترجمہ، مختصر وضاحت کریں۔**

جواب: ترجمہ: پہلا حق میت کے تجہیز و تکفین سے ابتداء کی جائے گی بغیر کمی بیشی کے۔

مختصر وضاحت: اس عبارت سے میت کی میراث کا پہلا حق بیان کیا ہے کہ میت کی میراث سے سب سے پہلے میت کے کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا اور کفن دینے میں کمی بیشی سے بچا جائے گا یعنی نہ تو مہنگا اور کفن سنت سے زیادہ دیا جائے گا اور نہ ہی سستا اور کفن سنت سے کم دیا جائے بلکہ کفن سنت دیا جائے گا۔

سوال: ورثاء پر مال تقسیم کرنے کی ترتیب مختصر بیان کریں۔

جواب: میت کے مال کو تقسیم کرنے میں 10 چیزیں ہیں۔

1. سب سے پہلے اصحاب فرائض کو دیا جائے گا۔
2. پھر عصبات نسبیہ کو دیا جائے گا۔
3. پھر عصبات سببیہ کو دیا جائے گا۔
4. پھر عصبات سببیہ کے عصبات کو بالترتیب دیا جائے گا۔
5. اگر عصبات نہ ہوں تو اصحاب فرائض پر ان کے حقوق کی مقدار رد کیا جائے گا۔
6. پھر ذوی الارحام کو دیا جائے گا۔
7. پھر مولی موالات کو دیا جائے گا۔
8. مقر لہ بالنسب علی الغیر۔ اگر ذی رحم نہ ہو تو "مقر لہ بالنسب علی الغیر" کو دیا جائے گا۔
9. پھر "موصی لہ بجمیع المال" کو دیا جائے گا۔
10. اگر کوئی بھی وارث نہ تو پھر "بیت المال" کو دیا جائے گا۔

سوال:"اصحاب فرائض" کن کو کہتے ہیں اور یہ کل کتنے ہیں؟

جواب:"ھم الذین لھم سھام مقدرۃ فی کتاب اللہ"

اصحاب فرائض وہ ہیں جن کا حصہ کتاب اللہ میں مقرر ہے۔

یہ کل بارہ اشخاص ہیں۔4مرد ہیں اور 8خواتین ہیں۔

سوال:عصبہ کن کو کہتے ہیں؟

جواب:"عصبہ ہر وہ شخص ہے جو اصحاب فرائض سے بچا ہوا مال لیتے ہیں اور اکیلے ہونے کی صورت میں پورا مال لیتے ہیں"

سوال:"عصبہ سببی"کسے کہتے ہیں؟

جواب:"میت کو آزاد کرنے والے کو"عصبہ سببی"کہتے ہیں اور وہ"مولی عتاقہ"ہے۔

یہ مولی عتاقہ مرد ہو یا عورت اس کو حصہ ملے گا۔

سوال:"ثم عصبتہ علی الترتیب"عبارت کی مختصر اوضاحت کریں۔

جواب:یہاں سے بیان کر رہے ہیں کہ اگر میت کے عصبات سببی نہ ہو تو پھر مال میت کے عصبہ سببی کے عصبات کو بالترتیب ملے گا یعنی عصبہ سببی کے پہلے عصبہ نسبی کو ملے گا اور اگر وہ نہ ہو تو پھر عصبہ سببی کے عصبہ سببی کو ملے گا۔

سوال:کیا عصبہ سببی کے عصبات میں مرد و عورت دونوں کو مال میراث ملے گا؟

جواب:نہیں!عصبہ سببی کے عصبات میں صرف مردوں کو مال میراث ملے گا عورتوں کو نہیں ملے گا۔

سوال:اصحاب فرائض پر رد کرنے میں کن پر رد نہیں کیا جائے گا؟

جواب:اصحاب فرائض پر رد کرنے"زوجین(میاں،بیوی)"پر رد نہیں کیا جائے گا ان کے علاوہ پر رد کیا جائے گا۔

سوال:"ذی رحم"کسے کہتے ہیں؟

جواب:"میت کا وہ رشتہ دار جو ذی فرض اور عصبہ نہ ہو"

سوال:"مولی موالات"کسے کہتے ہیں؟

جواب:موالات یہ ہے کہ

"مجھول النسب شخص دوسرے سے کہے 'کہ تو میرا مولی ہے جب میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہے اور اگر میں کوئی جرم کروں تو تو میری دیت دے گا'دوسرا شخص کہے میں نے قبول کیا تو وہ اس کا وارث ہو گا۔

سوال:"ثم المقر لہ بالنسب علی الغیر بحیث لم یثبت نسبہ باقرارہ من ذلک الغیر اذا مات المقر علی اقرارہ"۔**ترجمہ کریں۔**

جواب۔ ترجمہ: پھر وہ شخص جس کے نسب کا غیر پر اقرار کیا گیا ہو اس حیثیت سے کہ اس کا نسب غیر سے ثابت نہ ہو جب مقر اپنے اقرار پر مر جائے۔

سوال: "مقرلہ بانسب علی الغیر" کے وارث بننے کے لئے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: اس کے وارث بننے کے لئے 4 شرائط ہیں۔

1۔ یہ کہ وہ مجہول النسب ہو۔

2۔ اقرار کرنے والا دوسرے سے نسب کا اقرار کرے۔

3۔ اس غیر سے نسب ثابت نہ ہوا ہو۔ (یعنی اس غیر نے اس کے نسب کا نہ اقرار کیا نہ انکار۔ پس اگر وہ غیر بھی اس کے نسب کا اقرار کرلے تو مقرلہ نسبی وارث ہو گا)

4۔ مقر (اقرار کرنے والا) اپنے اقرار پر مرے۔

سوال: "موصی لہ بجمیع المال" کسے کہتے ہیں؟

جواب: "وہ ہے جس کے لئے میت نے کل مال کی تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی ہو۔

سوال: مانع ارث کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: مانع ارث 4 ہیں۔

1۔ غلام ہونا

2۔ ایسا قتل کرنا جس سے قصاص اور کفارہ واجب ہو۔

3 اختلاف دینین

4۔ اختلاف دارین

سوال: کونسی رقیت مانع ارث ہے؟

جواب: "رقیت **وافر** ہو یا **ناقص** ہو یہ مانع ارث ہے۔

جیسا کہ وہ مکاتب، مدبر وغیرہ ہو تو یہ بھی مانع ارث ہے۔

سوال: "القتل الذی یتعلق بہ وجوب القصاص اوالکفارۃ" عبارت پر اعراب، ترجمہ، اور مختصر وضاحت کریں۔

جواب:"القَتلُ الَّذِی یَتَعَلَّقُ بہ وُجُوبُ القِصَاصِ او الکَفَّارَۃُ"

ترجمہ: وہ قتل جس کے ساتھ قصاص کا وجوب یا کفارہ متعلق ہو۔

مختصر وضاحت: یہاں سے دوسرا مانع ارث بیان کر رہے ہیں کہ صرف وہی قتل مانع ارث ہے جس سے قصاص یا کفارہ واجب ہو اگر قتل اس طرح ہو کہ جس سے قصاص یا کفارہ لازم نہ آئے وہ مانع ارث نہیں ہے جیسا کہ نابالغ بچے یا مجنون نے کسی کو قتل کر دیا تو اس سے قصاص اور کفارہ لازم نہیں آئے گا اور یہ مانع ارث ہے۔

سوال:"اختلاف الدارین اما حقیقۃ۔۔"عبارت کی مختصر وضاحت کریں۔

جواب: یہاں سے چوتھا مانع ارث بیان کر رہے ہیں۔

کہ دونوں کے دار کا مختلف ہونا کہ دار یا تو حقیقتا مختلف ہو گا جیسا کہ حربی اور ذمی

یا پھر حکما مختلف ہو گا جیسا کہ مستامن اور ذمی۔

سوال:"دار"کیسے مختلف ہوتا ہے؟

جواب:"الدار انما تختلف باختلاف المنعۃ و الملک لانقطاع العصمۃ"

دار لشکر اور بادشاہ کے مختلف ہونے سے بدلتا ہے کیونکہ ان کے درمیان عصمت ختم ہو جاتی ہے۔

سوال: قرآن پاک میں کتنے حصے مقرر کیے گئے ہیں؟

جواب: قرآن پاک میں چھ حصے مقرر کیے گئے ہیں۔

1. نصف
2. ربع
3. ثمن
4. ثلثان (دو تہائی)
5. ثلث (تہائی)
6. سدس

سوال: قرآن پاک میں مقرر حصوں کو پانے والے (اصحاب فرائض) کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: یہ کل بارہ اشخاص ہیں۔4 مرد ہیں

1. باپ

2. صحیح دادا
3. ماں شریکا بھائی
4. شوہر

"8 عورتیں ہیں۔"

بیوی، بیٹی، پوتی، سگی بہن، ماں شریکی بہن، ماں، باپ شریکی بہن، صحیح دادی (جدہ صحیحہ)،

سوال: "جدہ صحیحہ" کسے کہتے ہیں؟

"ھی التی لا یدخل فی نسبتھا الی المیت جد فاسد"

"جدہ صحیحہ وہ ہے جس کی نسبت میت کی طرف کرنے میں کوئی فاسد دادا نہ آئے"۔

سوال: باپ کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: باپ کے تین احوال ہیں

☆"فرض مطلق" (یہ چھٹا حصہ ہے)۔ جب میت نے بیٹا یا بیٹے کی اولاد چھوڑی تو باپ کو چھٹا حصہ ملے گا۔

☆"فرض و عصبہ دونوں"۔: جب میت نے بیٹی چھوڑی یا بیٹے کی بیٹی چھوڑی تو باپ کا چھٹا حصہ بھی ملے گا اور عصبہ بھی ملے گا۔

☆"تعصیب محض" (صرف عصبہ): جب میت نے اولاد نہ چھوڑی اور نہ ہی بیٹے کی اولاد چھوڑی تو باپ کو صرف عصبہ ملے گا۔

سوال: "جد صحیح" کسے کہتے ہیں؟

"ھو الذی لا یدخل فی نسبتہ الی المیت ام"

"جد صحیح" وہ ہے جس کی نسبت میت کی طرف کرنے میں ماں داخل نہ ہو۔

سوال: جد صحیح کس کی طرح ہے؟ اور اس کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: جد صحیح کے چار احوال ہیں۔

☆پہلے تین باپ کی طرح ہیں (یعنی 1 فرض مطلق 2 فرض و عصبہ دونوں 3 صرف عصبہ)

☆چوتھا حال یہ ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہو جائے گا۔

سوال:"یسقط الجد بالاب" ترجمہ کرتے ہوئے بتائیں کہ دادا کس کے ہوتے ہوئے ساقط ہو جائے گا اور کیوں؟

جواب:ترجمہ: دادا باپ کے ہوتے ہوئے ساقط ہو گا۔

:کس کے ہوتے ہوئے دادا ساقط:

باپ کے ہوتے ہوئے دادا ساقط ہو جائے گا۔

وجہ: کیونکہ دادا کی میت کی طرف قرابت داری میں باپ اصل ہے لہذا باپ کے ہوتے ہوئے دادا ساقط ہو جائے گا۔

سوال:"الجد الصحیح کالاب الا فی اربع مسائل"۔کونسے چار مسائل میں دادا باپ کی طرح نہیں ہے؟

جواب:چار مسائل میں دادا باپ کی طرح نہیں ہے۔

1۔یہ کہ "باپ کی ماں" یہ باپ کے ہوتے ہوئے ساقط ہو گی مگر دادا کے ہوتے ہوئے ساقط نہیں ہو گی۔

2۔اگر میت نے ماں،باپ کو چھوڑا اور ساتھ میں زوجین میں سے ایک چھوڑا تو زوجین میں سے جو ایک ہے اس کو حصہ دینے کے بعد ماں کے لئے مابقیہ کا ثلث ہو گا اور اگر باپ کی جگہ دادا ہو تا تو ماں کے لئے کل کا ثلث ہو تا امام صاحب کے نزدیک۔

3۔سگی اولاد اور علاتی اولاد باپ کے ہوتے ہوئے اجماعا ساقط ہو جائے گی اور دادا کے ہوتے ہوئے ساقط نہ ہو مگر امام صاحب کے نزدیک ہو جائے گی۔

4۔اگر میت نے معتق کا باپ اور بیٹا چھوڑا تو امام ابو یوسف کے نزدیک باپ کے لئے اولاد کا چھٹا حصہ ہو گا اور اگر باپ کی جگہ دادا ہو تا تو تمام ولاء بیٹے کے لئے ہوتی۔

سوال:ماں شریکی اولاد (اخیافی) کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں مختصرا بیان کریں۔

جواب:ماں شریکی اولاد کے تین احوال ہیں۔

☆اگر ایک ہو تو چھٹا حصہ ملے گا۔

☆اگر دو یا دو سے زیادہ ہو تو ثلث ملے گا۔

☆میت کی اولاد،بیٹے کی اولاد،باپ،دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گے۔

سوال: اگر اخیافی بھائی بہن دو یا دو سے زیادہ ہوں تو کیا بھائی، بہن کو برابر برابر ملے گا یا بھائی کو دو گنا ملے گا؟

جواب: اخیافی بھائی بہن برابر ہیں ان میں مرد و عورت کا برابر برابر حصہ ملے گا۔

سوال: ماں شریکی اولاد کس کے ہوتے ہوئے محروم ہوگی؟

جواب: یہ مندرجہ ذیل کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گے۔

☆میت کی اولاد کے ہوتے ہوئے۔☆میت کے بیٹے کی اولاد کے ہوتے ہوئے اگر چہ نیچے تک ہو۔☆باپ کے ہوتے ہوئے☆دادا کے ہوتے ہوئے۔

سوال: شوہر کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

جواب: شوہر کے دو احوال ہیں۔☆نصف☆ربع

1۔اگر میت نے اولاد یا بیٹے کی اولاد نہ چھوڑی تو شوہر کو نصف ملے گا۔

2۔اگر میت نے اولاد یا بیٹے کی اولاد چھوری تو شوہر کو ربع ملے گا۔

سوال: بیوی کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: بیوی کے دو احوال ہیں۔☆ربع ☆ ثمن

1۔میت نے اولاد یا بیٹے کی اولاد نہ چھوڑی تو بیوی کو ربع ملے گا۔

2۔میت نے اولاد یا بیٹے کی اولاد چھوڑی تو بیوی کو ثمن (آٹھواں) ملے گا۔

سوال: صلبی بیٹی کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

جواب: صلبی بیٹی کے 3 احوال ہیں۔☆ آدھا (نصف)☆ دو تہائی (ثلثان)☆ عصبہ

1۔اگر ایک ہو تو آدھا ملے گا۔

2۔اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو تہائی ملے گا۔

3۔اگر ساتھ بیٹا ہو تو یہ عصبہ ہو جائے گی اور بیٹے کو دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ ملے گا۔

سوال: پوتی کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

جواب: پوتی کے چھ احوال ہیں۔☆نصف☆ دو تہائی☆سدس☆ محروم☆ عصبہ ☆ محروم

1۔اگر ایک ہو تو نصف ملے گا۔

2۔اگر دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی ملے گا جب تک ساتھ بیٹی نہ ہو۔

3۔اگر ساتھ ایک بیٹی ہو تو سدس ملے گا۔

4۔اگر ساتھ دو بیٹیاں ہو تو محروم ہو گی۔

5۔اگر ساتھ دو بیٹیاں ہو اور پوتا ہو تو پوتی عصبہ ہو گی۔

6۔میت کے بیٹے کے ہوتے ہوئے محروم ہو گی۔

سوال:پوتی کو کن کن صورتوں میں کتنا مقررہ حصہ ملے گا؟

جواب:☆اگر پوتی ایک ہو تو آدھا ملے گا۔

☆اگر دو ہوں اور ساتھ کوئی بیٹی نہ ہو تو دو تہائی ملے گا۔

☆اگر ساتھ ایک بیٹی ہو تو سدس ملے گا۔

سوال:پوتی کن کن صورتوں میں محروم ہو گی؟

جواب:☆اگر پوتی کے ساتھ دو بیٹیاں ہوں تو پوتی ساقط ہو جائے گی۔
☆اگر پوتی کے سات بیٹا آجائے تو پوتی ساقط ہو جائے گی۔

سوال:سگی بہن کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

سگی بہن کے پانچ احوال ہیں۔☆نصف ☆دو تہائی ☆عصبہ ☆عصبہ ☆محروم

1۔اگر ایک ہو تو کل مال کا نصف ملے گا۔

2۔اگر دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی ملے گا۔

3۔اگر ساتھ میں سگا بھائی ہو تو عصبہ ہو گی۔

4۔اگر ساتھ بیٹیاں یا پوتیاں ہو تو سگی بہن عصبہ ہو گی۔

5۔بیٹے،پوتے،باپ،دادا کے ہوتے ہوئے ساقط ہو گی۔

سوال: سگی بہن کس کس صورت میں عصبہ ہو گی؟

جواب: ☆اگر سگی بہن کے ساتھ سگا بھائی ہو تو یہ عصبہ ہو گی۔

☆اگر ساتھ بیٹی یا پوتی ہو تو عصبہ ہو گی۔

سوال:"اجعلو الاخوات مع البنات عصبة"۔**اعراب، ترجمہ کریں۔**

جواب:"اِجعَلُو الاَخوَاتِ مَعَ البَنَاتِ عَصبَةَ"

ترجمہ: بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ۔

سوال: باپ شریکی بہن کے کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

جواب: باپ شریکی بہن کے سات احوال ہیں۔

1۔اگر ایک ہو تو کل مال کا نصف ملے گا۔

2۔اگر دو یا زیادہ ہوں تو دو تہای ملے گا جب تک سگی بہن نہ ہو۔

3۔اگر ساتھ میں ایک سگی بہن ہو تو سدس ملے گا۔

4۔اگر دو سگی بہنیں ہوں تو محروم ہو گی۔۔

5۔اگر دو سگی بہنیں ہوں اور ساتھ میں باپ شریکا بھائی بھی ہو تو یہ عصبہ ہو گی۔

6۔اگر ساتھ بیٹیاں یا پوتیاں ہوں تو یہ عصبہ ہوں گی۔

7۔بیٹے، پوتے، باپ، دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گی۔

سوال: باپ شریکی بہن کس کس صورت میں عصبہ ہو گی؟

جواب: ☆باپ شریکی بہن کے ساتھ باپ شریکا بھائی ہو تو عصبہ ہو گی۔

☆اگر ساتھ بیٹیاں یا پوتیاں ہوں تو عصبہ ہو گی۔

سوال: اگر باپ شریکی بہن کے ساتھ سگی بہنیں ہوں تو کیا صورت ہو گی؟

جواب: ☆اگر ایک سگی بہن ہو تو سدس (چھٹا) حصہ ملے گا۔

☆اگر دو سگی بہنیں ہوں گی تو محروم ہو جائے گی۔

سوال: علاتی بہن کب محروم ہو گی؟

جواب: ☆ اگر اس کے ساتھ دو سگی بہنیں ہو تو محروم ہو گی۔

☆ اگر بیٹا، پوتا، باپ، دادا ہو تو محروم ہو گی۔

سوال: سگی اولاد اور علاتی اولاد دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہو گی یا نہیں؟ اختلاف بیان کریں۔

جواب: ☆ امام اعظم: کے نزدیک سگی اولاد اور علاتی اولاد دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائے گی۔

☆ صاحبین: کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے یہ محروم نہیں ہوں گے۔

سوال: ماں کے کتنے احوال ہیں؟

جواب: ماں کے تین احوال ہیں۔ ☆ سدس ☆ کل کا ثلث ☆ مابقیہ کا ثلث

سوال: ماں کو چھٹا (سدس) کب ملے گا؟

جواب: اگر میت نے اولاد چھوڑی یا بیٹے کی اولاد چھوڑی یا دو بھائی بہن کسی بھی جہت کے چھوڑے تو ماں کو سدس ملے گا۔

سوال: ماں کا کل کا ثلث کب ملے گا؟

جواب: اگر میت نے اولاد وغیرہ اور بھائی بہن وغیرہ کوئی نہ چھوڑا تو ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا۔

سوال: ماں کو کس صورت میں مابقیہ کا ثلث ملے گا؟

جواب: اگر میت نے زوجین میں سے ایک چھوڑا اور ساتھ ماں، باپ، کو چھوڑا تو زوجین میں سے ایک کو اس کا حصہ دینے کے بعد مابقیہ کا ثلث ملے گا۔

یہ دو مسئلوں میں ہو گا۔ ☆ جب شوہر اور والدین چھوڑے ☆ بیوی اور والدین چھوڑے

سوال: ماں کو مابقیہ کا ثلث دینے والے مسئلہ میں اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کتنا ملے گا؟ اختلاف بیان کریں۔

جواب: اگر مذکورہ مسئلہ میں باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کل کا ثلث ملے گا۔

☆ مگر امام ابو یوسف کے نزدیک مابقیہ کا ثلث ملے گا۔

سوال:دادی کو کتنا حصہ ملے گا؟

جواب:دادی کو چھٹا حصہ ملے گا چاہے وہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے،ایک ہو یا زیادہ ہوں۔

سوال:ماں کے ہوتے ہوئے کونسی دادیاں محروم ہوں گی اور باپ کے ہوتے ہوئے کونسی دادیاں محروم ہوں گی؟

جواب:ماں کے ہوتے ہوئے تمام دادیاں محروم ہو جائیں گی چاہے باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے۔

☆باپ کے ہوتے ہوئے صرف باپ کی طرف کی دادیاں محروم ہوں گی مگر ماں کی طرف کی دادیاں محروم نہ ہوں گی۔

سوال:کیا دادا کے ہوتے ہوئے بھی دادیاں محروم ہوں گی؟

جواب:دادا کے ہوتے ہوئے باپ کے طرف کی دادیاں محروم ہو جائیں گی مگر باپ کی ماں (حقیقی دادی) محروم نہ ہو گی۔

سوال:قریب والی دادی کے ہوتے ہوئے دور والی دادی کو کتنا ملے گا؟

جواب:قریب والی دادی کے چاہے کسی بھی جهت سے قریب ہو وہ وارث ہو یا مجوب ہو وہ دور والی دادی کو محروم کر دے گی۔

سوال:ایک قربت والی دادی کے ساتھ دو قرابت والی دادی ہو تو کس کو کتنا ملے گا؟اختلاف بیان کریں۔

جواب:جب ایک دادی ایک قرابت والی ہو جیسا کہ باپ کی ماں کی ماں

اور دوسری دادی دو قرابت والی ہو جیسا کہ ماں کی ماں کی ماں اور وہ اسی طرح باپ کے باپ کی ماں بھی ہو تو

☆امام ابو یوسف کے نزدیک سدس یعنی چھٹا حصہ ان دونوں کے درمیان ابدان کے اعتبار سے نصف نصف تقسیم کیا جائے گا۔

☆امام محمد کے نزدیک جهات کے اعتبار سے اثلاثا تقسیم کیا جائے گا یعنی سدس کے تین حصے کر کے دو حصے دو قرابت والی کو دیں گے اور ایک حصہ ایک قرابت والی کو دیں گے۔

سوال:عصبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:عصبات کی دو قسمیں ہیں۔1۔عصبات نسبیہ 2۔عصبات سببیہ

سوال:عصبات نسبیہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب:عصبات نسبی تین ہیں۔1۔عصبہ بنفسہ 2۔عصبہ بغیرہ 3۔عصبہ مع غیرہ

سوال:عصبہ بنفسہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب:"کل ذکر تدخل فی نسبتہ الی المیت انثی"

"ہر وہ مرد جس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں عورت داخل نہ ہو۔"

سوال:عصبہ بنفسہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب:عصبہ بنفسہ کی چار اقسام ہیں۔

1۔ جزءمیت 2۔اصل میت 3۔ جزءاب میت 4۔ جزء جد میت

سوال:عصبہ بنفسہ کو کس اعتبار سے ترجیح دی جائے گی؟

جواب:ان کو درجہ کے اعتبار سے ترجیح دی جائے گی جیسا کہ پہلے جزءمیت کو وارث بنایا جائے گا پھر اصل میت کو۔

☆پھر قوت کے اعتبار کے اعتبار سے ترجیح دی جائے گی جیسا کہ دو قرابتوں والا ایک قرابت والے سے اولی ہو گا مرد ہو یا عورت۔

سوال:عصبہ بغیرہ کون ہیں اور کتنے ہیں؟

جواب:"اربع من النسوۃ و ھن اللاتی فرضھن النصف و الثلثان"

"وہ چار عورتیں ہیں جن کا حصہ نصف اور دو تہائی ہے"

یہ اپنے بھائیوں کے ہوتے ہوئے عصبہ ہو جاتی ہیں۔

سوال:عصبہ مع غیرہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب:"کل انثی تصیر عصبۃ مع انثی اخری"

ہر وہ عورت جو دوسری عورت سے عصبہ ہو جائے۔'جیسا کہ بہن بیٹی کے ہوتے ہوئے۔

سوال:عصبہ سببی کے وارث ہونے پر دلیل بیان کریں۔

جواب:رسول پاک ﷺ نے فرمایا:"الو لاءلحمۃ کلحمۃ النسب"

سوال:معتق کے ورثاء میں سے عورتوں کو ملے گا یا نہیں؟

جواب:معتق کے ورثاء میں سے عورتوں کو نہیں ملے گا۔کیونکہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے :" لیس للنساء من الولاء الا ما اعتقن او اعتق من اعتقن او کاتبن اور کاتب من کاتبن او دبّرن او دبّر من دبرن او جرّ ولاء معتَقُھنَّ او معتَقُ مُعتقِھنّ"

سوال:اگر میت نے معتق کا باپ اور بیٹا چھوڑا تو کس کو کتنا ملے گا؟اختلاف بیان کریں۔

جواب:میت نے اگر معتق کا باپ اور بیٹا چھوڑا تو:

☆امام ابو یوسف:کے نزدیک باپ کے لئے ولاء کا چھٹا حصہ اور باقی بیٹے کے لئے ہو گا۔

☆طرفین: کے نزدیک ولاء تمام کی تمام بیٹے کے لئے ہو گی اور باپ کے لئے کچھ نہ ہو گا۔

☆اگر میت نے معتق کا بیٹا اور دادا چھوڑا تو بالاتفاق تمام کی تمام ولاء بیٹے کے لئے ہو گی۔

سوال: حجب کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: حجب کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ حجب نقصان 2۔ حجب حرمان

سوال: حجب نقصان کی تعریف کریں۔

جواب:"هو حجب عن سهم الى سهم "

حجب کا لغوی معنی: نقصان پہنچانا۔

اصطلاحی معنی: یہ کہ زیادہ حصے سے کم حصے کی طرف نقصان پہنچانا۔

سوال: حجب نقصان کتنے اور کون کونسے وارث کو لاحق ہوتی ہے؟

جواب: یہ پانچ افراد کو لاحق ہوتی ہے۔

1۔ شوہر 2۔ بیوی 3۔ ماں 4۔ پوتی 5۔ علاتی بھائی

سوال: حجب حرمان کی تعریف بیان کریں۔

"هو منع شخص من الارث بالكلية لوجود شخص آخر"

"حجب حرمان یہ ہے کہ کسی شخص کا دوسرے شخص کے پائے جانے کی وجہ سے وراثت سے بالکلیہ محروم ہو جانا"

سوال: جو وارث کسی صورت محروم نہیں ہوتے وہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: جو وارث کسی صورت محروم نہیں ہوتے وہ چھ ہیں۔

1۔ بیٹا 2۔ باپ 3۔ شوہر 4۔ بیٹی 5۔ ماں 6۔ بیوی

سوال: حجب حرمان میں کتنے اور کون کونسے فریق ہیں؟

جواب: حجب حرمان میں دو فریق ہیں۔

1۔ وہ جو کسی صورت محروم نہیں ہوتے۔

2۔ وہ جو کبھی محروم ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔

سوال: حجب حرمان کے دوسرے فریق کے دو قاعدے بیان کریں۔

جواب: 1۔ ہر وہ شخص جو میت کی طرف کسی دوسرے شخص کے ذریعے منسوب ہو تو اس کے ہوتے ہوئے یہ شخص وارث نہیں بنے گا سوائے ماں شریکی اولاد کے (پس ماں شریکی اولاد ماں کے ہوتے ہوئے بھی وارث بنے گے)

2۔ قریب والا وارث بنے گا پھر قریب والا یعنی قریب والا دور والے کو محروم کر دے گا۔

سوال: محروم حاجب ہو گا یا نہیں؟ اختلاف بیان کریں۔

جواب: ☆ ہمارے نزدیک: محروم حاجب نہیں ہو گا۔

☆ ابن مسعود: کے نزدیک محروم حجب نقصان کا حاجب ہو گا۔

سوال: محجوب حاجب ہو گا یا نہیں؟

جواب: محجوب بالاتفاق حاجب ہو گا۔ جیسا کہ دو یا زیادہ بھائی بہن یہ باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائے گے لیکن ماں کو ثلث حصے سے چھٹے حصے تک نقصان پہنچائے گے۔

سوال: قرآن پاک میں مذکورہ حصوں کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: قرآن پاک میں مذکورہ حصوں کی دو اقسام ہیں۔

1۔ نصف، ربع، ثمن

2۔ ثلث، ثلثان، سدس

سوال:اگر مسئلہ کے اندر ایک ہی حصہ ہو تو اس کا مخرج کس سے بنائیں گے؟

جواب:اگر مسئلہ کے اندر ایک ہی حصہ ہو تو اس کا مخرج اس کے نام سے بنائیں گے۔ جیسا کہ ربع کا مخرج 4 سے بنائیں گے۔

'سوائے نصف کے۔ کیونکہ اس کا مخرج دو سے آتا ہے۔

سوال:کون سے حصے کا مخرج اس کے نام کا نہیں ہوتا؟

جواب:"نصف" حصے کا مخرج اس کے نام سے نہیں ہوتا بلکہ "دو(2)" سے ہوتا ہے۔

سوال:ہر فرض کو کس شے کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے؟

جواب:ہر فرض کو اس کے نام کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے سوائے نصف کے۔

سوال:اگر مسئلہ کے اندر دو یا تین حصے آجائیں اور وہ ایک ہی نوع کے ہوں تو ان کا مخرج کس سے بنائیں گے؟

جواب:اگر مسئلہ کے اندر دو یا تین حصے آجائیں اور وہ ایک ہی نوع کے ہوں تو چھوٹی کسر کے نام سے ان کا مخرج بنائیں گے۔ جیسا کہ نصف اور ربع آجائے تو "چار" سے مسئلہ بنائیں گے۔

سوال:اگر مسئلہ کے اندر دو یا تین حصے آجائیں اور وہ دونوں علیحدہ علیحدہ نوع کے ہوں تو مسئلہ کس سے بنے گا؟

جواب:اگر مسئلہ کے اندر دو یا تین حصے آجائیں اور وہ دونوں علیحدہ علیحدہ نوع کے ہوں تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

1۔ اگر "نصف" دوسری قسم کے کل یا بعض سے مل جائے تو مسئلہ "چھ" سے بنے گا۔

2۔ اگر "ربع" دوسری قسم کے کل یا بعض سے مل جائے تو مسئلہ "بارہ" سے بنے گا۔

3۔ اگر "ثمن" دوسری قسم کے کل یا بعض سے مل جائے تو مسئلہ "چوبیس" سے بنے گا۔

سوال:عول کی تعریف بیان کریں۔

"العول ان یزاد علی المخرج شیء من اجزائہ اذا ضاق عن فرض"

سوال:کل مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب:کل مخارج سات ہیں۔

دو۔ چار۔ آٹھ۔ تین۔ چھ۔ بارہ۔ چوبیس

سوال: کتنے مخارج کا عول ہوتا ہے اور کتنے کا نہیں؟

جواب: * چار مخارج کا عول نہیں ہوتا۔ 1۔ دو2۔ تین 3۔ چار4۔ آٹھ

* تین مخارج کا عول ہوتا ہے۔ 1۔ چھ 2۔ بارہ3۔ چوبیس۔

سوال: 6 کا عول کتنے تک آتا ہے؟

جواب: 6 کا عول 10 تک آتا ہے جفت اور طاق دونوں صورتوں میں۔

سوال: 12 کا عول کتنے تک آتا ہے؟

جواب: 12 کا عول "17" تک آتا ہے۔ یہ صرف طاق میں آتا ہے جفت میں نہیں۔

سوال: 24 کا عول کیا آتا ہے؟ نیز حضرت ابن مسعود کا مؤقف بیان کریں۔

جواب: 24 کا عول صرف "27" آتا ہے جیسا کہ 'مسئلہ منبریہ' میں ہے۔

:ابن مسعود کے نزدیک:

24 کا عول 31 تک آتا ہے۔

سوال: مسئلہ منبریہ کیا ہے؟

جواب: "ایک عورت (بیوی)، دو بیٹیاں، ابوین"

سوال: تماثل کی تعریف بیان کریں۔

"تماثل العددین کون احدھما مساویاللآخر"

"دو عددوں کا تماثل یہ ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے مساوی ہو۔"

سوال: تداخل کی تعریف بیان کریں۔

جواب: تداخل کی چار تعریفات ہیں۔

1۔ "دو مختلف دو عددوں میں تداخل یہ ہے کہ ان میں اقل اکثر کو ختم کر دے۔

2۔ دو عددوں میں سے اکثر اقل پر برابر تقسیم ہو جائے۔

3۔ یہ کہ دو عددوں میں اقل پر اس کی مثل بڑھاتے جائیں تو وہ اکثر کے برابر ہو جائے۔

4۔ یہ دو عددوں میں سے اقل اکثر کا جزء ہو۔ جیسا کہ تین اور نو۔

سوال:"توافق"کی تعریف بیان کریں۔

"توافق العددین ان لایعد اقلھما الاکثر ولکن یعد ھماعدد ثالث"

دوعددوں میں توافق یہ ہے کہ ان میں سے اقل اکثر کونہ ختم کرے لیکن کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو ختم کردے۔

سوال:تباین کی تعریف بیان کریں۔

"تباین العددین ان لایعد العددین معاعدد"

دوعددوں میں تباین یہ ہے کہ ان دونوں عددوں کو اکھٹے کوئی عدد نہ کاٹے۔جیسا کہ نو اور دس۔

سوال:دوعددوں کے درمیان توافق اور تباین کی معرفت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:دومختلف عددوں کے درمیان توافق اور تباین کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں جانبوں میں سے اکثر سے اقل مقدار کو ایک مرتبہ یابار بار کم کیا جائے یہاں تک کہ وہ دونوں ایک درجہ میں اکھٹے ہو جائیں۔

پس اگر وہ دونوں ایک میں متفق ہوں تو ان کے درمیان تباین ہے۔

اور اگر کسی اور عدد میں متفق ہو تو توافق ہے اور وہ اسی عدد کے لحاظ سے متوافق ہیں۔

سوال:"دو،تین،چار"میں کتنے کا توافق ہے؟

جواب:☆دو میں "توافق بالنصف"ہے۔

☆تین میں "توافق بالثلث"ہے۔

☆چار میں "توافق بالربع"ہے۔

دس تک یہی سلسلہ ہے۔اور دس سے اوپر اسی جزء کے متوافق ہوں گے یعنی گیارہ میں گیارہ کے جزء کے ساتھ اور پندرہ میں پندرہ کے جزء کے ساتھ۔

سوال: تصحیح کی تعریف بیان کریں۔

:"تحصیل اقل عدد علی وجہ لایقع علی الکسر علی واحد من الورثۃ"

سوال: تصحیح کے کتنے اصول ہیں اور ان کی تقسیم کیا ہے؟

جواب: تصحیح کے سات اصول ہیں۔

ان اصول کی تقسیم دو طرح کی ہے۔☆ان میں سے تین اصول سہام اور رؤوس کے درمیان جاری ہوتے ہیں☆ان میں سے چار اصول رؤوس اور رؤوس کے درمیان جاری ہوتے ہیں۔

سوال: رؤوس اور سہام سے کیا مراد ہے؟

جواب:☆رؤوس: ورثاء کی تعداد کو رؤوس کہتے ہیں

☆سہام: سہام اس حصہ کو کہتے ہیں جو ہر وارث کو اصل مسئلہ یا تصحیح مسئلہ سے ملتا ہے

سوال: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور رؤوس اور سھام کے درمیان نسبت تماثل ہو تو کیسے حل کریں گے ؟

جواب: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور رؤوس اور سھام کے درمیان نسبت تماثل ہو تو ضرب (تصحیح) کی کوئی حاجت نہیں۔

سوال: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور رؤوس اور سھام کے درمان نسبت توافق ہو تو کیسے حل کریں گے ؟

جواب: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے رؤوس اور سھام کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عدد رؤوس کے "وفق" کو اصل مسئلہ میں ضرب دے گے اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دے گے۔ جیسا کہ والدین اور دس بیٹیاں

سوال: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور رؤوس اور سھام کے درمیان "نسبت تباین" تو کیسے حل کریں گے ؟

جواب: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے سھام اور رؤوس کے درمیان "تباین کی نسبت" ہو تو پورے عدد رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دے گے اور اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول پورے عدد رؤوس کو عول میں ضرب دے گے۔ جیسا کہ والدین اور 5 بیٹیاں۔

سوال: اگر دو یا زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور عدد رؤوس کے درمیان "نسبت تماثل" ہو تو کیسے حل کریں گے ؟

جواب: اگر دو یا زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور ان سب کے عدد رؤوس کے درمیان "نسبت تماثل" ہو تو ان میں سے ایک فریق کے عدد رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دے گے۔ جیسا کہ 6 بیٹیاں، تین دادیاں اور تین چچے۔

سوال: اگر دو یا زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور عدد رؤوس کے درمیان "نسبت توافق" ہو تو کیسے حل کریں گے ؟

جواب: اگر دو یا زائد فریقوں پر کسر واقع اور ان کے عدد رؤوس کے درمیان "نسبت توافق" ہو (یعنی بعض فریق کے اعداد رؤوس بعض کے ساتھ نسبت توافق رکھتے ہو) تو کسی بھی ایک فریق کے عدد رؤوس کے وفق کو دوسرے فریق کے پورے عدد رؤوس میں ضرب دے گے پھر حاصل ضرب اور تیسرے فریق کے عدد رؤوس کے درمیان نسبت دیکھیں گے، اگر توافق کی نسبت ہو حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے عدد رؤوس کے وفق میں ضرب دیں گے اور تباین ہو تو حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے پورے عدد رؤوس میں ضرب دیں گے پھر آخری حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے تو مسئلہ کی تصحیح ہو گی۔

سوال: اگر دو یا زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور عدد رؤوس کے درمیان "نسبت تداخل" ہو تو کیسے حل کریں گے ؟

جواب: اگر دو یا زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور ان کے عدد رؤوس کے درمیان "نسبت تداخل" ہو (یعنی بعض فریق کے اعداد رؤوس بعض کے اعداد میں متداخل ہو) تو ان میں سے بڑے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور حاصل ضرب سے ہر وارث کا سھام (حصہ) بغیر کسر کے نکلے گا۔ جیسا کہ 4 بیویاں، 3 دادیاں، 12 چچے

سوال: دو یا زائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور عدد رؤوس کے درمیان "نسبت تباین" ہو تو کیسے حل کریں گے ؟

جواب:اگر دو یازائد فریقوں پر کسر واقع ہو اور ان کے عدد رؤوس کے درمیان "نسبت تباین" ہو تو ایک عدد کو دوسرے میں ضرب دیا جائے گا، پھر حاصل ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا پھر حاصل ضرب کو چوتھے عدد میں ضرب دیا جائے گا پھر جو حاصل ضرب ہو اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے تو مسئلہ کی تصحیح ہو گی۔ جیسا کہ 2 بیویاں، 6 دادیاں، 10 بیٹیاں، 17 چچے۔

سوال: تصحیح میں ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو تو کیسے کریں گے؟ بیان کریں۔

جواب: تصحیح میں ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو تو "ہر فریق کو اصل مسئلہ سے جو سہام (حصہ) ملے ہیں ان کو اس عدد میں (جس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا گیا ہے) ضرب دیں گے "تو حاصل ضرب اس فریق کا تصحیح سے ملا ہوا حصہ ہو گا۔

سوال: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے لئے کتنے قاعدے بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے لئے "تین (3)" قاعدے بیان کیے ہیں۔

سوال: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے لئے "پہلا قاعدہ" بیان کریں۔

جواب: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ: ہر فریق کو اصل مسئلہ سے جو سہام ملے ہیں ان کو اس فریق کے عدد رؤوس پر تقسیم کیجئے، پھر خارج قسمت کو مضروب میں ضرب دیجئے تو حاصل اس فریق کے ہر فرد کا تصحیح سے ملا ہوا حصہ ہو گا۔

سوال: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے لئے "دوسرا قاعدہ" بیان کریں۔

جواب: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ: مضروب کو کسی بھی فریق کے عدد رؤوس پر تقسیم کیجئے پھر خارج قسمت کو اسی فریق کے اصل مسئلہ سے ملے سہام میں ضرب دیجئے تو حاصل ضرب اس فریق کے ہر فرد کا تصحیح سے ملا ہوا حصہ ہو گا۔

سوال: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے لئے "تیسرا قاعدہ" بیان کریں۔

جواب: تصحیح میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے لئے تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ: جس فریق کے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا چاہیں تو اس کو اصل مسئلہ سے جو سہام ملے ہیں ان کی ان کے عدد رؤوس سے نسبت لگے پھر اسی نسبت سے مضروب میں سے ہر فرد کو دیں۔

سوال: جب ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان نسبت تباین ہو تو ترکہ کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: جب ترکہ میں سے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان "نسبت تباین" ہو تو ہر وارث کو تصحیح سے جو سہام ملے ہیں ان کو پورے ترکہ میں ضرب دیا جائے پھر حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کیا جائے تو خارج قسمت ترکہ میں سے ہر ایک وارث کا حصہ ہو گا۔

سوال:جب ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان "نسبت توافق" ہو تو ترکہ کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب:جب ترکہ میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان "نسبت توافق" ہو تو ہر وارث کو تصحیح سے جو سہام ملے ہیں ان کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیا جائے پھر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کیا جائے تو خارج قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہو گا۔

سوال:جب ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان "نسبت تباین" ہو تو ترکہ کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب:جب ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان "نسبت تباین" ہو تو ہر فریق کو مسئلہ سے جو سہام ملے ہیں ان کو پورے ترکہ میں ضرب دیں، پھر حاصل ضرب کو پورے مسئلہ پر تقسیم کریں تو خارج قسمت ہر فریق کا ترکہ میں سے حصہ ہو گا۔

سوال:جب ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان "نسبت توافق" ہو تو ترکہ کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب:جب ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو اور تصحیح اور ترکہ کے درمیان "نسبت توافق" ہو تو ہر فریق کو مسئلہ سے جو سہام ملے ہیں ان کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیں، پھر حاصل ضرب کو مسئلہ کے وفق پر تقسیم کریں تو خارج قسمت ہر فریق کا ترکہ میں سے حصہ ہو گا۔

سوال:قرض خواہوں کو ترکہ میں سے قرض کیسے ادا کریں گے؟ سراجی کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب:" قرضوں کی ادائیگی میں ہر قرض خواہ کا قرضہ عمل میں ہر وارث کے سہام کی جگہ میں ہوتا ہے اور اور سارے قرضے بمنزلہ تصحیح ہوتے ہیں۔"(اگر قرضہ ترکہ سے زیادہ ہو تو ہر قرض خواہ کو وارث اور ان کے قرضوں کو سہام کی جگہ لکھا جائے گا اور سارے قرضوں کو جوڑ کر مجموعہ کو تصحیح کی جگہ لکھا جائے گا، پھر ترکہ اور مجموعہ کے درمیان کے نسبت دیکھیں گے۔)

(قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کی وضاحت)

☆اگر ترکہ اتنا ہو کہ جس سے میت کا تمام قرض ادا ہو سکتا ہو تو فبہا۔

☆اگر ترکہ قلیل ہو اور قرض زیادہ ہو تو دیکھا جائے گا کہ:

- اگر قرض خواہ ایک ہے تو کل ترکہ اس کو دیا جائے اور باقی اگر قرض خواہ چاہے تو معاف کر دے اور اگر چاہے تو دار جزاء تک چھوڑ دے۔

- اگر قرض خواہ زیادہ ہوں تو ہر قرض خواہ کو وارث اور ان کے قرضوں کو سہام کی جگہ لکھا جائے گا اور سارے قرضوں کو جوڑ کر مجموع الدیون کو تصحیح کی جگہ لکھا جائے پھر ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان نسبت دیکھیں گے کہ:
  - اگر ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان "تباین" کی نسبت ہے تو ہر قرض خواہ کے قرضہ کو پورے ترکہ میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو پورے مجموع الدیون پر تقسیم کریں گے۔ خارج قسمت ہر قرض خواہ کا ترکہ میں سے حصہ ہو گا۔
  - اور اگر ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان "توافق" کی نسبت ہو تو ہر قرض خواہ کے قرضہ کو وفق میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو مجموع الدیون کے وفق پر تقسیم کریں گے۔ خارج قسمت ہر قرض خواہ کا ترکہ میں سے حصہ ہو گا۔
  - اور اگر ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان "تداخل" کی نسبت ہو تو ہر قرض خواہ کے قرضوں کو مجموع الدیون کے "دخل"[1] پر تقسیم کریں گے۔ خارج قسمت ہر قرض خواہ کا ترکہ میں سے حصہ ہو گا۔

سوال: اگر ترکہ میں "کسر" واقع ہو تو کیا کریں گے؟

جواب: اگر ترکہ میں کسر ہو یعنی نصف 2/1 ہو یا چوتھائی 4/1 ہو یا تہائی 3/1 وغیرہ ہو تو ترکہ اور تصحیح دونوں کو پھیلا دیں گے۔ یعنی دونوں کو کسر کی جنس سے بنا لیجئے پھر قواعد جاری کیجئے۔

(پھیلانے کا طریقہ یہ ہے کہ سالم ترکہ کو کسر کے مخرج میں ضرب دیں پھر حاصل ضرب میں مقدار کسر کا اضافہ کر دیں گے تو سارا ترکہ پھیل جائے گا اسی طرح تصحیح کو کسر کے مخرج میں ضرب دیں گے تو تصحیح پھیل جائے گی۔ پھر دونوں مبلغوں میں نسبت دیکھ کر قاعدے جاری کریں گے یعنی "توافق" کی صورت میں ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کر دیں گے اور "تباین" کی صورت میں ہر وارث کے سہام کو کل ترکہ میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو کل تصحیح پر تقسیم کر دیں گے تو خارج قسمت صورتوں میں ہر وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہو گا)

سوال: تخارج کی تعریف بیان کریں۔

تخارج کی تعریف:

"تصالح الورثة على اخراج بعضهم عن الارث بشيء معيّن من التركة"

اصطلاحی تعریف: کوئی وارث اپنے حصے کے عوض میت کے مال سے معین چیز لے کر تقسیم ترکہ سے الگ ہو جائے۔

سوال: تخارج کا طریقہ بیان کریں۔

"طریقہ"

جو وارث ترکہ میں سے کسی (معین) چیز پر صلح کر لے تو اس کے حصے کو تصحیح سے گھٹادیں پھر جو باقی بچ جائے، اسے بقیہ (ورثہ) پر ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کر دیں۔

پہلی مثال: جیسا کہ شوہر، ماں اور چچا: تو شوہر نے جو کچھ اس کے ذمہ ہے یعنی مہر پر صلح کر لی اور درمیان سے نکل گیا تو باقی ترکہ ماں اور چچا کے درمیان ان دونوں کے حصوں کے مطابق اثلاثا تقسیم ہو گا۔ دو حصے ماں کو اور ایک حصہ چچا کو ملے گا۔

دوسری مثال: یا ایک بیوی اور چار لڑکے: پس ایک لڑکے نے (تمام ورثہ سے) کسی چیز پر صلح کر لی، اور درمیان سے نکل گیا تو (اس چیز کے علاوہ) باقی ترکہ پچیس حصوں پر تقسیم ہو گا۔ بیوی کو چار حصے اور تینوں لڑکوں میں سے ہر ایک لڑکے کو سات حصے ملے گے۔

سوال: رد کی تعریف بیان کریں نیز رد کس کی ضد ہے؟

:رد کس کی ضد:

"رد عول کی ضد ہے"

:رد کی تعریف:

"مافضل عن فرض ذوی الفروض ولا مستحق لہ یرد علی ذوی الفروض بقدر حقوقھم الا علی الزوجین"

جو مال ذوی الفروض کے حصوں سے بچ جائے اور اس کا کوئی مستحق نہ ہو تو اس کو ذوی الفروض پر ان کے حقوق کی مقدار رد کیا جائے گا سوائے زوجین کے۔

سوال: باقی بچ جانے والا مال کن پر رد ہو گا؟ اختلاف ائمہ کے ساتھ بیان کریں۔

جواب: ☆ **احناف، عام صحابہ:** بچا ہو امال ذوی الفروض نسبیہ پر ان کے حقوق کی مقدار رد کیا جائے گا۔ یہی عام صحابہ کا قول ہے
☆ **شوافع اور مالکیہ، زید بن ثابت:** زید بن ثابت نے فرمایا کہ بچا ہو امال بیت المال کو دیا جائے گا۔ اس قول کو امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما نے لیا ہے۔

سوال:"من یرد علیہ"اور"من لایرد علیہ"کون ہیں؟

:من یرد علیہ:

وہ ذوی الفروض ورثاء جن پر مال رد کیا جائے گا۔یہ زوجین کے علاوہ باقی ذوی الفروض ہیں۔

:من لایرد علیہ"

وہ ذوی الفروض ورثاء جن پر مال رد نہیں کیا جاتا۔وہ زوجین (شوہر،بیوی) ہیں۔

سوال:اگر مسئلہ میں"من لایرد علیہ"نہ ہوں تو رد کتنے اور کون کونسے طریقوں سے کریں گے؟

جواب:اگر مسئلہ میں"من لایرد علیہ"نہ تو رد دو طریقوں سے ہو گا۔

1۔اول:اگر مسئلہ میں"من یرد علیہ"ایک جنس کے ہوں اور"من لایرد علیہ"نہ ہو تو مسئلہ"من یرد علیہ"کے عدد رؤوس سے بنے گا۔مثال:جیسا کہ اگر میت نے دو بیٹیاں یا دو بہنیں یا دو دادیاں چھوڑیں تو تو مسئلہ دو سے بنے گا۔

2۔دوم۔جب مسئلہ میں"من لایرد علیہ"نہ ہوں اور"من یرد علیہ"دو یا تین جنس کے ہوں تو مسئلہ ان کے سہام (حصوں) سے بنے گا یعنی جب مسئلہ میں دو سدس ہوں تو"دو"سے بنے گا،یا جب مسئلہ میں'ثلث اور سدس'ہوں تو مسئلہ"تین"سے بنے گا،یا جب مسئلہ میں'نصف اور سدس'ہو تو مسئلہ"چار"سے بنے گا،یا جب مسئلہ میں'دو ثلث اور سدس'ہوں یا'نصف اور دو سدس ہوں'یا'نصف اور ثلث'ہو تو مسئلہ"پانچ"سے بنے گا۔

سوال:اگر مسئلہ میں"من لایرد علیہ"بھی ہوں تو رد کتنے اور کون کونسے طریقوں سے کریں گے؟

جواب:اگر مسئلہ میں"من لایرد علیہ"بھی ہوں تو رد کے دو قاعدے ہیں۔

1۔اول:جب مسئلہ میں"من یرد علیہ"ایک جنس کے ہو اور ساتھ میں"من لایرد علیہ"بھی ہو تو"من لایرد علیہ"کو اس کے اقل مخارج سے حصہ دو پس اگر باقی:

"من یرد علیہ"کے عدد رؤوس کے برابر ہو تو فبھا جیسا کہ زوج اور تین بیٹیاں۔

اور اگر"من یرد علیہ"کے عدد رؤوس کے برابر نہ ہو تو"اگر عدد رؤوس اور باقی کے درمیان نسبت توافق ہو تو عدد رؤوس کے وفق کو"من لایرد علیہ"کے حصہ کے مخرج میں ضرب دو"اور"اگر عدد رؤوس اور باقی کے درمیان نسبت تباین ہو تو عدد رؤوس کے کل کو"من لایرد علیہ"کے حصہ کے مخرج میں ضرب دو"تو مبلغ تصحیح مسئلہ ہو گا۔جیسا کہ زوج اور پانچ بیٹیاں۔

2۔دوم:جب مسئلہ میں"من یرد علیہ"دو یا زیادہ جنس کے ہوں اور ساتھ میں"من لایرد علیہ"بھی ہوں تو"من لایرد علیہ"کے حصے کے مخرج سے جو بچے اسے"من یرد علیہ"کے مسئلے پر تقسیم کر دیجئے اگر برابر ہو تو فبھا اور یہ صرف ایک ہی صورت

میں ہوگا وہ یہ کہ بیویوں کے لئے ربع ہو اور باقی اہل رد (اصحاب فرائض) کے درمیان تین حصے ہو کر تقسیم ہو تا ہو جیسے بیوی ،چار دادیاں، چھ ماں شریکی بہنیں۔

اور اگر برابر نہ ہو تو (خواہ کوئی بھی نسبت ہو) "من یرد علیہ" کے پورے مسئلے کو "من لا یرد علیہ" کے حصے کے مخرج میں ضرب دیں۔ پس حاصل ضرب دونوں فریقوں کے حصوں کا مخرج ہو گا۔ جیسے چار بیویاں، نو لڑکیاں، اور چھ دادیاں۔

پھر (ہر ایک کا حصہ معلوم کرنے کے لئے) "من لا یرد علیہ) کے حصوں کو "من یرد علیہ" کے مسئلے میں ضرب دیں اور "من یرد علیہ" کے حصوں کو "من لا یرد علیہ" کے حصے کے مخرج کے باقی میں ضرب دے دیں۔

سوال: مقاسمہ جد کے بارے لکھیں۔

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے تابعین صحابہ رضی اللہ عنھم فرماتے ہیں:

سگی اولاد اور علاتی اولاد دادا کے ساتھ وارث نہیں بنے گی۔ (یہ امام اعظم کا قول ہے اور اسی پر فتوی ہے۔)

سوال: مناسخہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب: مناسخہ کی تعریف:

"ولو صار بعض الانصباء میراثا قبل القسمۃ"

مناسخہ کے معنی یہ ہے کہ مال کے بعض حصے تقسیم سے پہلے میراث بن جائیں۔ (مطلب یہ ہے کہ ایک میت کا مال اس کے وارثوں میں ابھی تقسیم نہ ہوا تھا کہ بعض وارث مر گئے۔ لہذا اب اس میت کا مال اس مردہ کے وارثوں کے وارثوں کو ملے گا۔)

سوال: مناسخہ کا مسئلہ کیسے حل کریں گے؟ بیان کریں۔

جواب: مناسخہ کا حل یہ ہے کہ:

پہلے میت اول کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور ہر وارث کو ترکہ سے حصہ دے دیا جائے،

پھر میت ثانی کی مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور دیکھا جائے کہ میت ثانی کے مافی الید (یعنی جو میت ثانی کو میت اول سے ملا ہے) اور میت ثانی کی تصحیح کے درمیان کونسی نسبت ہے تو تین احوال بنتے ہیں۔

1۔ اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان "نسبت تماثل" ہو تو کچھ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

2۔ اور اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان "نسبت توافق" ہے تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دیا جائے۔

3۔ اور اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان "نسبت تباین" ہے تو تصحیح ثانی کے کل کو تصحیح اول کے کل میں ضرب دیا جائے۔

پس مبلغ (حاصل ضرب) دونوں مسئلوں کا مخرج ہے۔

پس میت اول کے ورثہ کے (تصحیح اول سے ملے ہوئے) حصوں کو مضروب یعنی تصحیح ثانی یا تصحیح ثانی کے وفق میں ضرب دی جائے اور میت ثانی کے ورثہ کے (تصحیح ثانی سے ملے ہوئے) حصوں کو "نسبت توافق" کی صورت میں "مافی الید" کے وفق میں اور "نسبت تباین" کی صورت میں "مافی الید" کے کل میں ضرب دی جائے۔

☆اگر تیسرا یا چوتھا یا پانچواں مر جائے تو مبلغ کو مقام اول بنایا جائے اور تیسرے کو مقام ثانی بنایا جائے پھر چوتھے، پانچویں میں اسی طرح کریں۔

سوال: ذی رحم کی تعریف بیان کریں۔

ذی رحم کی تعریف:

"ذوالرحم ھو کل قریب لیس بذی سھم ولا عصبۃ"

"ذی رحم "میت کا وہ رشتہ دار وارث ہے جو فرض اور عصبہ نہ ہو"۔

سوال: ذور حم کو وراثت ملے گی یا نہیں؟ اختلاف ائمہ بیان کریں۔

جواب: ہمارے اصحاب: عام صحابہ کے نزدیک ذوی الارحام وارث بنیں گے۔ اور یہ ہی ہمارے اصحاب کا موقف ہے۔

امام مالک اور شافعی: زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ذوی الارحام کے لئے وراثت نہیں ہے اور مال کو بیت المال میں رکھا جائے گا۔

سوال: ذوی الارحام کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: ذوی الارحام کی چار قسمیں ہیں۔

1۔ **جزء میت**۔ (جو میت کی اولاد میں ہو) یعنی جیسے نواسی، نواسے اور پوتی کی اولاد۔

2۔ **اصل میت**۔ (کہ میت جن کی اولاد ہو) جیسے فاسد دادی، فاسد دادا۔ جیسا کہ ماں کا باپ اور ماں کی دادی کہ یہ میت کے فاسد دادا اور فاسد دادی ہیں۔

3۔ **جزء اب میت**۔ (وہ جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں ہو) جیسے کہ میت کے بھانجے، بھانجی یعنی میت کی اولاد۔

4۔ **جزء جد میت**۔ (وہ جو میت کے دادا، نانا کی اولاد میں ہو) جیسا کہ ماموں، خالہ، پھوپھی اور باپ کا ماں شریک بھائی۔

- یہ لوگ اور ان کے علاوہ جو شخص ان کے ذریعہ سے میت کا رشتہ دار ہو گا وہ سب "ذی رحم "ہیں۔

سوال: ذوی الارحام کی کونسی قسم میت کے زیادہ اقرب ہے؟ اختلاف ائمہ بیان کریں۔

جواب: پہلا قول: ابو سلیمان نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابو حنیفہ رحمھم اللہ تعالی سے روایت کیا کہ "ان میں سب سے زیادہ اقرب 'صنف ثانی' ہے اگرچہ اوپر تک ہوک، پھر صنف اول اگرچہ نیچے تک ہو، پھر صنف ثالث ہے اگرچہ نیچے تک ہو، پھر صنف رابع ہے اگرچہ بعید ہو۔

دوسرا قول: "ابویوسف اور حسن بن زیاد" نے ابو حنیفہ سے روایت کیا

اور ابن سماعہ نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابو حنیفہ سے روایت کیا کہ "سب سے زیادہ اقرب "صنف اول" ہے پھر صنف ثانی ہے، پھر صنف ثالث ہے، پھر صنف رابع ہے۔ جیسا کہ عصبات کی ترتیب ہے" اور اسی کو لیا گیا ہے"

صاحبین کے نزدیک: صنف ثالث یہ صنف ثانی (جد یعنی ماں کے باپ) پر مقدم ہے کیونکہ ان دونوں کے نزدیک ان میں سے ہر اپنی فرع سے اولی ہے اور صنف ثانی کی فرع اگرچہ نیچے تک ہو اپنی اصل سے اولی ہے۔

سوال: ذوی الارحام کی صنف اول میں ترکہ کی تقسیم کاری بیان کریں۔

جواب: صنف اول (پہلی قسم) کے ذی رحم وہ ہیں جو میت کی اولاد میں ہیں۔

☆اس میں جس کا رشتہ میت سے قریب ہو گا وہ دور کے رشتہ دار کو محروم کر دے گا۔ جیسا کہ نواسی کے ہوتے ہوئے پوتی کی بیٹی کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ پوتی کی بیٹی، نواسی کے اعتبار سے میت سے دور ہے۔

☆اگر قریب ہونے میں سب برابر ہوں تو ان میں سے جو وارث کی اولاد ہو پہلے وہ مستحق ہو گا۔ یعنی جو خود تو ذی رحم ہے مگر ہے جس کی وہ اولاد ہے وہ میت کا وارث ہے تو یہ اس پر مقدم ہو گا جو خود بھی ذی رحم ہے اور جس کی وہ اولاد ہے وہ بھی ذی رحم ہے۔

مثال: جیسا کہ ایک شخص نے پوتی کی بیٹی اور نواسی کی بیٹی چھوڑی۔ تو اگرچہ یہ دونوں ذی رحم ہیں مگر پوتی کی بیٹی، نواسی کی بیٹی پر مقدم ہو گی یعنی پوتی کو بیٹی کو حصہ ملے گا جبکہ نواسی کی بیٹی محروم رہے گی۔ کیونکہ نواسی کی بیٹی خود بھی ذی رحم ہے اور جس کی وہ بیٹی ہے (نواسی) وہ بھی ذی رحم ہے بخلاف پوتی کی بیٹی کے، کہ اگرچہ وہ خود تو ذی رحم ہے مگر جس کی وہ بیٹی ہے وہ ذی رحم نہیں بلکہ کبھی ذی فرض ہوتی ہے اور کبھی عصبہ ہوتی ہے (یعنی وہ وارث ہے)

☆اگر سب قریب رشتہ کے ہیں، یا سب دور رشتہ کے ہیں اور ان میں سے کوئی وارث کی اولاد نہیں یا سب وارث کی اولاد ہیں غرض کہ کوئی کسی سے بڑھ کر نہیں تو: جو **لڑکوں کی اولاد میں ہو گا** وہ دگنا پائے گا اور جو **لڑکیوں کی اولاد** میں سے ہے وہ ایک حصہ پائے گا خواہ وہ ذی رحم خود لڑکا ہو یا لڑکی ہو۔ (یعنی جس کی وہ اولاد ہے اس کا اعتبار ہو گا ذی رحم کا نہیں۔)

مثال: جیسا کہ ایک شخص نے نواسے کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا چھوڑا۔ تو مال کے تین حصے کر کے نواسے کی بیٹی کو دو دیئے جائے گے اور نواسی کے بیٹے کو ایک دیا جائے گا۔ کیونکہ نواسے کی بیٹی اگرچہ خود لڑکی ہے لیکن وہ دگنا پائے گی کیونکہ مرد (نواسے) کی بیٹی ہے اور نواسی کا بیٹا اگرچہ خود لڑکا ہے مگر ایک حصہ پائے گا کیونکہ وہ عورت (نواسی) کا بیٹا ہے۔

☆ اگر سب ذی رحم اس بات میں بھی برابر ہیں کہ یا تو سب مرد کی اولاد ہیں یا سب عورت کی اولاد ہیں تو: اب ان میں لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ ملے گا۔

مثال: کسی نے نواسہ اور نواسی چھوڑی تو کل کے تین حصے کر نواسے کو دو حصے اور نواسی کو ایک حصہ ملے گا۔

سوال: صنف ثانی (دوسری قسم) کے ذی رحم میں ترکہ کی تقسیم کاری کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: صنف ثانی (دوسری قسم) کے ذی رحم وہ ہے جن کی اولاد میں میت ہے جیسے نانا وغیرہ۔

☆ ان میں بھی جس کا رشتہ میت سے قریب ہو گا وہ دور والے کو محروم کر دے گا۔

مثال: جیسا کہ "ماں کا باپ" اور "ماں کا نانا"۔ ان میں 'ماں کا باپ' حصہ پائے گا اور 'ماں کا نانا' محروم ہو گا۔

☆ اگر اس قریب ہونے اور دور ہونے میں برابر ہوں تو: جس ذی رحم کا رشتہ وارث کے ذریعہ سے ہو گا وہ وارث ہو گا اور جس کا رشتہ میت سے ذی رحم کے ذریعہ ہو گا وہ محروم ہو گا۔

مثال: جیسا کہ اس شخص نے اپنی "ماں کا داد" اور اپنی "ماں کا نانا" چھوڑا۔ تو 'ماں کا نانا' کو حصہ ملے گا اور 'ماں کا دادا' محروم رہے گا کیونکہ ماں کے دادا کا رشتہ میت سے ماں کے باپ کے ذریعہ سے ہے اور وہ (ماں کا باپ) ذی رحم ہے۔ تو ماں کا دادا خود بھی ذی رحم اور جس کے ذریعے اس کا رشتہ ہے وہ بھی ذی رحم ہے۔ اور ماں کے نانا کا رشتہ میت کی ماں کی ماں کے ذریعے سے ہے اور ماں کی ماں صحیح دادی ہے اور وہ وارث ہے۔

☆ ان کے تمام حکم پہلی قسم کے ذی رحم وارثوں کی طرح ہے۔

سوال: ذوی الارحام کے صنف ثالث (تیسری قسم) کے ذی رحم میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: صنف ثالث (تیسری قسم) کے ذی رحم وہ ہیں جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں ہو۔

- ان کے حکم بھی وہی ہیں جو پہلی قسم کے ذی رحم کے تھے۔

☆ یعنی جس کا رشتہ میت سے قریب ہو گا وہ دور والے ذی رحم کو محروم کر دے گا۔

☆اسی طرح جو ذی رحم کسی وارث کے ذریعہ سے میت سے رشتہ رکھتا ہو گا وہ اس ذی رحم کو محروم کر دے گا جو ذی رحم کے ذریعے سے میت سے رشتہ رکھتا ہو گا۔

مثال: جیسا کہ 'بھائی کے بیٹے کی بیٹی' اور 'بہن کی بیٹی کا بیٹا'"۔ کہ اس صورت مین بھائی کے بیٹے کی بیٹی، بہن کی بیٹی کے بیٹے کو محروم کر دے گی کیونکہ اس کا رشتہ بھانجی کے ذریعہ سے ہے اور وہ عصبہ ہے۔

☆باقی تمام مسائل اس کے بھی پہلی قسم کے ذی رحم لوگون کی طرح ہیں۔

سوال: ذوی الارحام کی صنف رابع (چوتھی قسم) میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: صنف رابع (چوتھی قسم) میں وہ ذی رحم ہیں جو میت کے دادا، نانا کی اولاد میں ہوں۔

☆اگر ایک ہی ذی رحم ہے دوسرا نہیں تو یہ ہی پورا مال لے گا۔ کیونکہ اس کا مقابل موجود نہیں۔

☆اگر اس قسم کے کئی ذی رحم ہیں تو دیکھا جائے گا۔ کہ ان سب ذی رحم وارثوں کا رشتہ میت سے ایک ہی طرف سے ہے یا الگ الگ طرف سے۔

ایک طرف سے رشتہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ **سب کا رشتہ میت کے باپ کی طرف سے** ہو۔ جیسے میت کی پھوپھیاں اور اخیافی چچا۔

یا سب کا رشتہ ماں کی طرف سے ہو۔ جیسے میت کی خالہ، ماموں۔

☆اگر کوئی ذی رحم ایک ہی طرف کے رشتہ والے یعنی فقط ماں یا فقط باپ کی طرف کے پائے گئے تو ان میں سے جس کا رشتہ مضبوط ہو گا وہ میراث پائے گا اور کمزور رشتہ والا محروم ہو گا۔

"مضبوط رشتہ سے مطلب یہ ہے کہ اس کا رشتہ میت سے دو طرف سے ہو" اور "کمزور رشتہ سے مطلب یہ ہے کہ اس کا رشتہ ایک ہی طرف سے ہو"۔ مثال: جیسا کہ میت کی دو پھوپھیاں ہیں۔ ایک تو باپ کی سگی بہن اور دوسری باپ شریکی بہن یا ماں شریکی بہن۔ تو باپ کی سگی بہن حصہ پائے گی اور باپ کی ماں شریکی بہن محروم ہو گی، اس لئے کہ سگی کا رشتہ میت کے باپ سے دو طرف سے ہے اور ماں شریکی کا ایک طرف سے ہے۔ مثال 2۔ اسی طرح اگر دو پھوپھیاں ہیں۔ ایک تو باپ کی باپ شریکی بہن ہے اور دوسری ماں شریکی بہن ہے تو ماں شریکی بہن محروم رہے گی کیونکہ کا باپ کا رشتہ ماں کے رشتہ سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے ن

☆ان میں جب ایک ہی درجہ کے رشتہ دار ہوں تو مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ ملے گا۔

مثال: جیسے میت نے پھوپھی اور اخیافی چچا چھوڑا تو پھوپھی کو ایک حصہ اور اخیافی چچا کو دو حصہ ملیں گے۔

☆ اگر ان ذی رحم وارثوں کا رشتہ الگ الگ طرف سے ہے تو اس صورت میں ایک طرف مضبوط رشتہ والا ذی رحم دوسرے کمزور رشتہ والے ذی رحم کو محروم نہ کرے گا۔

مثال: جیسا کہ ایک شخص کی ماں کی سگی بہن اور باپ کی ماں شریکی بہن ہے تو دونوں میت کے مال سے حصہ پائیں گے اگرچہ ماں کی بہن کا مضبوط رشتہ ہے اور باپ کی بہن کا کمزور رشتہ۔ مگر چونکہ ان کا رشتہ الگ الگ طرف سے ہے اس لئے ایک دوسرے کو محروم نہ کریں گی۔

اور اس صورت میں کی بہن عورت کو ایک حصہ اور باپ کی بہن کو دو حصہ ملیں گے۔ ماں کی بہن عورت کے ذریعہ سے میت کی رشتہ دار ہے اور باپ کی بہن مرد کے ذریعہ سے رشتہ رکھتی ہے۔ لہذا باپ کی طرف سے رشتہ والی دو حصہ پائے گی۔

☆ اب اگر ہر طرف سے کئی کئی وارث ہوں۔ جیسا کہ تین خالہ ہیں اور چار پھوپھیاں ہیں۔ "تو پہلے ہر گروہ کو الگ الگ حصہ دے کر جو جو ہر فریق کو ملے وہ اس کے شخصوں پر بانٹ دیا جائے گا۔ تین خالاؤں کو ان کا حصہ دلا کر اس کے حصہ کے تین حصے کر کے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دے دیا جائے گا۔ اسی طرح سے پھوپھیوں کا معاملہ ہے۔

سوال: صنف رابع (چوتھی قسم) کی اولاد میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: چوتھی قسم کے ذی رحم وارثوں کی اولاد کا وہی حکم ہے جو پہلی قسم کے ذی رحم وارثوں کا تھا۔

☆ قریب کا رشتہ دار ہوتے ہوئے دور والا محروم ہو گا۔ تو پھوپھی کا بیٹا ہوتے ہوئے پھوپھی کے پوتے کو کچھ نہ ملے گا۔

☆ اگر قریب اور دور ہونے مین سب اولاد برابر ہیں تو اگر میت سے ایک رشتہ ہے تو مضبوط رشتہ والا حصہ پائے گا اور کمزور رشتہ والا مضبوط کے ہوتے ہوئے محروم رہے گا۔

☆ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو عصبہ کی اولاد ذی رحم کی اولاد کو محروم کر دے گی۔

مثال: جیسا کہ میت نے ایک چچا کی بیٹی اور ایک پھوپھی کا بیٹا چھوڑا۔ تو چچا کی بیٹی، پھوپھی کے بیٹے کو محروم کر دے گی۔ کیونکہ لڑکی کا رشتہ عصبہ یعنی چچا کے ذریعہ سے ہے اور لڑکے کا رشتہ ذی رحم یعنی پھوپھی کے ذریعہ سے ہے۔

☆ اگر چند طرف کے ذی رحم وارثوں کی اولاد ہو جیسا کہ ایک تو خالہ کی اولاد اور دوسری پھوپھی کی اولاد "تو اب مضبوط رشتہ والا کمزور رشتہ والے کو محروم نہ کر سکے گا۔

مثال: جیسا کہ باپ کی سگی بہن کی اور ماں کی باپ شریکی بہن کی اولاد ہے۔ تو اگرچہ پہلی کا رشتہ میت سے مضبوط ہے اور دوسری کا کمزور ہے مگر چونکہ ایک ہی طرف کے یہ دونوں وارث نہیں ہیں اس لئے یہ مضبوط رشتہ والی کمزور رشتہ والی کو محروم نہ کر سکے گی۔